

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۳ ستمبر ۱۹۱۲ء | نمبر ۳۷

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ...... ا ر

اُردو کی دوسری کتاب ...... ۲ ر

اُردو کی تیسری کتاب ...... ۳ ر

اُردو کی چوتھی کتاب ...... ۴ ر

رومن اُردو کی پہلی کتاب ...... ۲ ر

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ ر

رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۰ ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ر اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ا؎

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی عگر

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	صہ	ہلے
چوتھائی کالم	صہ	ہلے	للعہ
نصف کالم	ہلے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ وا ے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پرتاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑامفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کونبھی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بلکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو - ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہرایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صد ہا گُنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱مر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھہ براون صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو عہ - فارسی اردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازم ہونکے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۲ء

گلدستہ اخبار

قسطنطنیہ کے اخباروں سے خبر آئی ہے کہ زلزلہ میں چھ یا سات ہزار لوگ مضروب ہوئے - جن میں سے ۱۲۰۰ مر گئے - ایڈریانوپل ولایت میں اب ۱۵ ہزار لوگ بے گھر ہیں - جہاں بہت مسجدیں اور دیگر عمارتیں شکستہ ہو گئی ہیں - قریباً ہزار لوگ ہسپتال میں ہیں -

مانٹی نگرو اور ترکیوں کے درمیان سرحد پر لڑائی ہو رہی ہے - اور ترکیوں کو اپنی فوج کی مدد کے لئے قسطنطنیہ سے سپاہی بھیجنے پڑے ہیں -

مہاراجہ بیکانیر کوشش کر رہے ہیں - کہ دہلی سے رتنا گڑھ اور بیکانیر اور جیسلمیر ہو کر شادی پلی تک بڑی لائن ریلوے کی جاری کی جاوے - دہلی کے بڑے سوداگر اس انتظام کو پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لائن آسانی سے بن سکیگی - اور اس میں خرچ بھی بہت کم لگے گا -

میسور کی سونے کی کانیں اچھا کام دکھلا رہی ہیں اور گذرے ماہ میں ان کانوں میں سے قریباً ۲۶½ لاکھ روپے کا سونا برآمد ہوا -

حیدر آباد دکن میں ماہ جون میں ۷۶½ ہزار روپے کا سونا کل کانوں میں نکلا - گذشتہ سالوں میں کبھی اس قدر نہیں نکلتا تھا - یہ سب سونا اور میسور ریاست کا سونا انگلستان کو بھیجا جاتا ہے - اور وہاں سے اشرفی وغیرہ بنکر ہندوستان میں واپس آتا ہے -

کراچی کو آجکل بہت گیہوں جہازوں میں لادنے کے لئے بھیجا جاتا ہے - اپریل اور مئی میں ۱۴ لاکھ من گیہوں ہر ماہ کراچی سے باہر بھیجا گیا - لیکن جون میں ۵۷ لاکھ من گیہوں بھیجا گیا - جتنا اب تک کبھی نہیں بھیجا گیا تھا - کراچی میں اب گذرے مہینے سے کسی قدر کم باہر کے لئے لادا ہے لیکن اب تک سوا دو لاکھ من روزمرہ باہر جاتا ہے - اس حالت میں پھر اتنا مہنگا کیوں نہ ہو؟

ہزاروں من شکر کراچی کو اور ملکوں سے آ رہی ہے - اور جلد پنجاب اور ممالک متحدہ کو بھیجی جاتی ہے - پس اب اُمید ہے کہ جلد شکر کی قیمت کم ہو جائیگی -

حیدر آباد کے نظام صاحب نے حکم دیا ہے - کہ فوراً پانی روکنے کے لئے ایک ایسا تالاب بنایا جاوے جس میں چالیس لاکھ صرف پڑے گا - اور اس کے ساتھ لاکھ روپے پینے کے پانی کے انجن وغیرہ کے لئے منظور کئے ہیں -

انگلستان میں طوفان اور بارش کی زیادتی سے ساڑھے سات کروڑ کا نقصان ہوا -

لنکا سے خبر آئی ہے کہ ایک ڈاک گاڑی پر منکلوم کے قریب ایک جنگلی ہاتھی نے حملہ کیا اور گاڑی چلانیوالے کو ایکدم مار ڈالا اور گاڑی کو گرا دیا - مسافر لوگ گاڑی میں سے ایک پل کے نیچے چھپ گئے - اور وہاں رات بھر چھپے رہے -

کوشش ہو رہی ہے کہ جنرل بوتھ کے دفنانے کی رسم بہت دھوم دھام سے کیجاوے - بہت لوگ یہہ کوشش کر رہے ہیں کہ گو اُنہوں نے چاہا تھا کہ دے اپنی میم صاحبہ کے قریب دفن ہونے - لیکن وہ ویسٹ منسٹر ایبے میں دفنائے جاویں - جہاں بادشاہ لوگ دفنائے جاتے ہیں -

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ سات گورکھا سپاہیوں نے گاؤں میں بارہ بجے رات کو شراب کی دوکان پر آ کر شراب مانگی - اور دوکاندار نے دینے سے انکار کیا اور کہا کہ رات کو شراب دینا منع ہے - اس پر ایک سپاہی نے اپنی لکڑی نکالکر اُسے ایسا زخمی کیا کہ اُس کے بچنے کی امید نہ رہی - اس پر دو ایک لوگ دوکاندار کی مدد کو دوڑے ان پر بھی ان سپاہیوں نے تلواریں چلائیں ایک شخص کو بہت زخمی کیا -

ناروے کی گورنمنٹ نے امسال نئے جہاز بنانے کے لئے سوا کروڑ روپے سے زیادہ کی منظوری دی ہے -

اخبار کی باتیں

محکمہ زراعت کے ڈپٹی ڈائرکٹر نے ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا ہے جس سے اناج بہت گہرا بویا جاتا ہے۔ جلد سوکھتا نہیں ان کا خیال ہے جو بیج گہرا نہیں بویا جاتا ہے اس کی جڑیں اوپر ہی رہتی ہیں اور تین یا چار روز پانی نہ ملنے سے سوکھ جاتی ہیں۔

ایک سنڈے سکول کمیشن انگلستان سے ۱۹۱۳ء کے شروع میں آنیوالا ہے۔ جس کے تین ممبر ہونگے۔ اور وے ہندوستان اور لنکا میں دورہ کرینگے اور سنڈے سکول کی مشکلات وغیرہ کی تحقیقات کرینگے۔ پادری آر بگیس جنرل سکرٹری انگلستان سے لکھتے ہیں کہ ان لوگوں کی جانچ کے بعد بہت کام بڑھ سکیگا۔

مہاراجہ میسور نے بنگلور کے ینگ مینز کرسچین ایسوسی ایشن کی نئی عمارت کی نیو ڈالی اور سپیچ میں بہت خوشی ظاہر کی کہ وائی ڈبلیو سی۔ اے کا کام ہر جگہ پر ہو رہا ہے۔ اس عمارت کے لئے اراضی بھی مہاراجہ صاحب نے مفت عطا کی تھی

چینیوں اور تبتیوں کی لڑائی پر یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ چینی افسر کو اجازت ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے دو سو سپاہی رکھے اور باقی چینی سپاہیوں کو حکم ملا ہے کہ اپنا سب فوجی سامان اور بندوقیں وغیرہ تبت ہی میں فوراً چھوڑ کر چین کو واپس جاویں۔

میکسیکو میں باغیوں نے ایک ریلگاڑی کو روک دیا۔ اور تین سپاہی ۲۰ مسافر وغیرہ جو اس میں تھے ان کو بری طرح سے قتل کرکے جلا دیا۔ مسافروں میں امریکہ کے کانسل مسٹر اس مارے گئے۔

انگلستان سے خبر آئی ہے کہ اگست کے دوسرے ہفتہ میں اس قدر سردی پڑی کہ جیسی کبھی نہیں پڑی تھی یعنی معمول سے ۲۰ درجے زیادہ ٹھنڈ پڑی تھی اور کہر اور برف وغیرہ زمین پر جم گئی۔

جہاں ٹیٹانک جہاز برف سے ٹکرایا تھا وہاں ایک اور جہاز کارسیکن برف سے ٹکرایا لیکن اپنے سفر لورپول تک پورا کرنے کی امید کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں بہت پانی نہیں بھرتا ہے۔ اکثر جہازی کمپنیوں نے اس رستہ کو خطرناک پایا ہے۔ اور اب ارادہ کرتے ہیں کہ اس کو چھوڑ کے اور جنوبی راستہ استعمال کریں۔

مصر میں جن تین آدمیوں نے ارادہ کیا تھا کہ خدیو مصر اور لارڈ کچنر اور مصر کے وزیر اعظم کو قتل کریں۔ ان کو پندرہ پندرہ برس کی سزا کا حکم ہوا ہے۔

ترکستان میں زلزلہ کے بعد آگ کی بہت شکایت سنی گئی۔ بہت سے گھروں میں ایسا ہوا کہ زلزلہ کے بعد جب لوگوں نے بھاگنا چاہا۔ تو دیکھا کہ چاروں طرف آگ لگ گئی ہے۔ اور وے اسی میں گر کر ہلاک ہوئے۔

ترکستان میں زلزلے سے ساڑھے تین ہزار سے زیادہ گھر گر گئے۔ اور قریباً ہزار لوگ دب کر مر گئے

چینی سپاہی جو کہ تبت سے واپس جا رہے ہیں۔ ان کو حکم ملا ہے کہ وے ہندوستان کے راستے سے ہو کر جاویں

کلکتہ کی نوجوان بنگالی لیڈی مس ابنا گوہا نے یونیورسٹی کا ابتدائی قانونی امتحان پاس کیا۔

سرکار حضور مہارانا اودے پور نے ہندو یونیورسٹی کو ڈیڑھ لاکھ کا چندہ دیا وہ وصول کیا گیا ہے۔

مسٹر رام چندر ایم۔ اے ڈپٹی کلکٹر گونڈہ میں ہوا خوری کرتے تھے گاڑی سے گر پڑے اور جاں بحق ہوئے۔

کانپور میں ایک عورت کی مقتول لاش نالی میں پائی گئی نیز ایک سب انسپکٹر قتل کیا گیا۔ پولیس تلاش میں ہے۔

جدید یونیورسٹی ڈھاکہ کا وائس چانسلر ولایت سے منگوائینگے تنخواہ اڑھائی ہزار روپیہ ہوگی۔

ڈھاکہ میں ایک زنانہ کالج قائم کرینگے۔ اس کا چارج ایک اعلےٰ تجربہ کار یورپین لیڈی کے سپرد کرینگے۔

پچھلے سال نہر سویز سے ۴۹۶۹ دخانی جہاز گذرے ان میں سے ۳۰۸۹ جہاز برٹش کے تھے۔

لندن میں جنرل بوتھ کے جنازہ کا جلوس ایک میل لمبا تھا۔ اس پر شاہی جلوس کا دھوکا ہوتا تھا۔

کوچہ جراحاں لاہور میں ایک مسلمان نے افطار کے وقت پانی زیادہ پیا۔ فوراً پھڑک کر مر گیا۔

قاہرہ کا اللواء مصری اخبار قومی پارٹی کا آرگن ہے بحکم گورنمنٹ بند کیا گیا۔

ریاست ہائے کوہ بلقان میں پھر شورش پیدا ہے بلغاریہ میں سخت جوش جنگ پھیل رہا ہے۔

ریاست میسور کے ولیعہد بہادر انگلستان کے عازم ہیں یہ پہلی مرتبہ ہے۔

خبر ہے کہ سرکار حضور مہاراجہ صاحب میسور بھی معہ بعض لیڈیان محلات کے آپ کے ہمراہ جائینگے۔

حضور گورنر بنگالہ نے فرید پور ہسپتال کے کمرہ عمل جراحی کے لئے جیب خاص سے ہزار روپیہ دیا۔

ہندو یونیورسٹی کے لئے سرکار حضور مہاراجہ دربھنگہ نے پانچ کی موعودہ امداد سے تین لاکھ روپیہ ادا کیا ہے۔ باقی دو لاکھ بھی عرصہ دو ماہ میں دیا جائیگا۔ یونیورسٹی چندہ بنارس نے ایک لاکھ دیا ہے۔

دیگر چندوں سے بھی ایک لاکھ وصول کیا گیا ہے۔ اور سب ملا کر اب تک پندرہ لاکھ حاصل ہے۔

سرکار حضور مہاراجہ کوٹہ نے بھی ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ دیا۔ وہ ادا کر دیا ہے۔

جنگ ٹریپولی کی ابتدائی گفتگو نے مصالحت کی بابت قسطنطنیہ سے ہموار کی خبر دیگئی۔

ابتدائی گفتگو سوئٹزرلینڈ میں ہو رہی ہے وہ عارضی طور پر ملتوی کی گئی۔ وجہ خاص ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر ۵

جب یہ بات بخوبی معلوم ہو چکی کہ انسان گنہگار اور بے کس اور لاچار ہے۔ اور گناہ کی نجاستوں سے آلودہ ہو کر قرب الہٰی کھو بیٹھا ہے اور مستوجب سزا ہو کر دوزخ کے لائق بن گیا ہے۔ تو ایسی مصیبت اور نازک حالت میں اس کی امداد کرنیوالا سوا باری تعالیٰ کے اور دوسرا کون ہو سکتا ہے؟ اسلئے انجیل کا زندگی بخش پیغام آسمان سے نازل ہوا اور نبیوں کے وسیلہ سے اُس بڑی نجات کا ذکر شروع زمانوں سے لیکر قبل از ظہور اُس نجات دہندہ کے جس نے دنیا کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرنا تھا اور گناہ کی نجاست کو دور کرنا تھا۔ علانیہ پیشین گوئیوں کے وسیلے سے ظاہر کیا گیا۔ اور اس کی تصدیق کے لئے کئی ایک رسمیں یادگاری رتیں بھی مقرر کی گئیں۔ مثلاً قربانی کی رسم۔ ختنہ کی رسم وغیرہ تاکہ اُس آنے والے کا نشان جب تک کہ وہ نہ آوے مانا جاوے اور جب وہ آگیا تو اُس نے خود بڑے بڑے دعووں کیساتھ اپنے آپ کو موعود ثابت کیا اور صاف بتلایا کہ وہ عارضی اور علامتی رسمیں اُسی کا اشارہ تھیں۔ اور صاف کہا کہ میں اصل قربان اور بیابان میں سانپ کے نشان کی طرح جو بلندی پر ٹانگا گیا تھا صلیب پر لٹکایا جاؤنگا۔ میں وہ نجات دہندہ ہوں جو خاص اس ہی کام کے لئے دنیا میں آیا ہوں کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈوں اور بچاؤں۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱۱

بقیہ۔ مقدمہ بازی کا رواج:۔ جب سے کہ دنیا آباد ہوئی ہے۔ اور سلطنتوں کے سلسلے شروع ہوئے ہیں اور بادشاہوں کی طرف سے انصاف کے لئے عدالتیں مقرر ہوئی ہیں تب سے لوگوں کو حق حاصل ہو گیا ہے۔ کہ وہ اپنے فیصلے جو آپس میں طے نہیں ہو سکتے بوسیلے ان عدالتوں کے حاکم وقت سے فیصلہ کرا کر اپنے حق کو پہونچیں۔ اور اگرچہ اگلے وقتوں سے لیکر آج تک یہی حالت رہی لیکن ہمارا یہ زمانہ جو ماتحت سرکار انگریزی کے ہم کو نصیب ہوا ہے ایک نہایت عجیب زمانہ ہے یہ آزادگی کا زمانہ ہے جس میں جبر اور ظلم کا نام و نشان قانون کی منشا میں نہیں ہے۔ مگر زمانہ کی ابتر حالت نے جس میں گناہ کا بڑا زور ہو رہا ہے گویا اب گناہ اپنی جوانی پر آیا ہوا ہے۔ اور ہر طرح سے قسم قسم کے انوکھے اور عجیب وغریب پہلو اختیار کئے ہیں کہ جنکے سبب سے انواع واقسام کی دقتیں پیش آگئی ہیں اور اس امن اور آرام کے زمانہ میں مقدمہ بازی کو انتہا ترقی ہو گئی ہے۔ اور مقدمات کی ایسی کثرت ہو گئی ہے کہ جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ حتی کہ باوجود اس کے کہ ہر ایک محکمہ جات میں حاکموں کی کافی تعداد مقرر ہو چکی ہے مگر تاہم کثرت مقدمات کی وجہ سے ان تمام حاکموں کا ناکوں میں دم آیا ہوا ہے۔ مقدمات کی کثرت دریافت کرنی چاہو تو سرکاری اعداد وشمار کا ملاحظہ کرو تو معلوم ہو جاوے گا کہ ہر ایک محکمہ دیوانی و فوجداری میں مقدمات کی بھرمار ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے سائلوں کو ہر ایک مقدمہ کے فیصلہ کے لئے کتنے مہینوں تک عدالتوں کے ارد گرد سرگردان پھرنا پڑتا ہے۔ اور علاوہ خرچ اخراجات کے کتنا وقت ضایع کرنا پڑتا ہے۔ اور اکثر تو تنگ آکر مقدمات کی پیروی سے دست بردار ہو کر اپنا نقصان بھر کر گھر جا کر چپ چاپ جا بیٹھتے ہیں اور بعض نے مقدمہ بازی ہی کو اپنی وجہ معاش بنا رکھا ہے۔ اور گواہی اور شہادت کے کام کو اکثر مقدمات میں حصہ لیکر مقدموں کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ یہ تمام باتیں پبلک پر پوشیدہ نہیں ہیں۔ یہ حالت بہت افسوسناک ہے۔ ملک کو اس سے بڑا نقصان پہونچ رہا ہے۔ مقدمات کی پیروی میں صدہا لوگ تباہ ہو گئے ہیں۔ اور اپیل در اپیل کے پیچیدہ سلسلے نے اور بھی مشکلات کو بڑھا دیا ہے۔ ملک کی اس حالت پر بڑا افسوس آتا ہے ٭

ایک دفعہ ایک شخص نے اپنے ایک دوست کو ایک ہوائی بربط بھیجا اور اُس کو ایک خط میں یہ لکھ بھیجا کہ میں آپ کو ایک ہوائی بربط بھیجتا ہوں جس کی صدائیں نہایت ہی دلکش ہیں۔ آپ اس کو ہوا میں رکھ دینا اور یہ خود اپنے آپ بجیگا۔ دوست نے سرسری طور سے اس خط کو پڑھ کر رکھ دیا اور خود اپنے ہاتھوں سے اس ہوائی بربط کو بجانے لگا۔ اور جب وہ نہ بجا تو نہایت پریشان ہو کر بولا میرا دوست تو مجھ سے کبھی بھی ایسا دغا نہیں کر سکتا اس نے لاریب یہ ہوائی بربط میرے بجانے کے لئے بھیجا ہے پھر کیوں میرے بجانے سے یہ نہیں بجتا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے سوچا کہ میں اس خط کو دوبارہ پڑھوں شاید اُس کے متعلق کچھ ہدایت ہوگی۔ جب اُس نے خط کو غور سے پڑھا تو لکھا تھا کہ دوست اس ہوائی بربط کو ہوا میں رکھ دینا تب یہ اپنے آپ بجنا شروع ہوگا۔ اور آپ اس کی دلکش صداؤں سے نہایت محظوظ ہونگے۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا اور ہوائی بربط سے نہایت ہی سریلی صدائیں نکلنی شروع ہوئیں جس سے وہ شخص نہایت ہی خوش ہوا۔

عزیزو۔ ہم اپنے دلوں میں اکثر سوال کرتے ہیں۔ کہ ہماری روحانی ترقی کیوں نہیں ہوئی، ہم کیوں سچ میں اسقدر تروتازہ نہیں ہوتے۔ جیسا ہمیں ہونا چاہئے تھا۔ کیا کبھی آپ لوگوں نے اس حقیقی دوست کے پاکیزہ خط کے اُس فقرہ پر غور سے خیال کیا ہے۔ کہ تمہارے دل خدا کی ہیکل ہیں اور خدا اُن میں رہتا ہے۔ جو کوئی اس ہیکل کو خراب کرتا ہے۔ خدا اُسے خراب کریگا۔ روحانی ترقی کا بھید اسی میں ہے۔ کہ ہم مقدس کلام کو غور سے نہیں پڑھتے اور اگر پڑھتے بھی ہیں تو ہم اس پر ثابت قدم نہیں رہتے۔ ہماری کمزوری کا امکان اس میں نہیں کہ ہم بائبل

مقدس کو پڑھتے ہیں۔ بلکہ اس میں ہے کہ ہم اس تعلیم پر جیسا چاہئے عمل نہیں کرتے۔ دوست کے اس فقرے پر غور کرو کہ ایمان بغیر عمل کے مردہ ہے۔

بعض اوقات ہم اپنی کم توجہی یا اور کسی خاص سبب سے چھوٹی چھوٹی چیزوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ یا تو ہم یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ ان سے ہمیں کچھ فایدہ نہیں ہوگا۔ یا ہم یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ یہ کچھ چیز نہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو نظام قدرت میں ایک ذرہ بھی بغیر مطلب کے موجود نہیں ہے۔ اس کے متعلق ایک عجیب واقعہ شہر فلاڈلفیا کا ہے جو کرسٹ اڈیشن مطبوعہ جولائی ــــ میں شایع ہوا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک سنڈے سکول میں ایک چھوٹی سی لڑکی داخل ہونے آئی۔ لیکن منتظمان سکول نے اس بنا پر اس لڑکی کو داخل کرنے سے انکار کیا کہ سکول میں جگہ نہ تھی۔ کیونکہ سکول بہت چھوٹا تھا۔ لڑکی بے چاری مایوس ہو کر واپس چلی گئی۔ مگر اسے اس بات سے سخت رنج تھا کچھ عرصے کے بعد وہ لڑکی بیمار ہو کر مرگئی۔ اس وقت اس کی عمر ۸ سال کی تھی۔ موت کے وقت جو پادری وہاں موجود تھا وہ سکول مذکا کا مہتمم تھا۔ اُسے معلوم ہوا کہ لڑکی کے سرہانے کچھ پنس رکھے ہوئے ہیں اور ایک لکھا ہوا کاغذ بھی پڑا ہے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ ۵۷ پنس ہیں (ــ ۴) اور کاغذ پر یہ الفاظ لکھے تھے۔ یہ خفیف سی رقم سنڈے سکول کو زیادہ کشادہ بنانے میں کام آئے۔ تاکہ اس میں زیادہ طلبا داخل ہو سکیں۔ اس لڑکی نے یہ رقم اپنی پاکٹ میں سے بچا کر جمع کی تھی۔ اس لڑکی کی موت کے دوسرے دن اسی پادری صاحب نے یہ واقعہ گرجے میں سنایا سامعین پر اتنا اثر ہوا کہ اس وقت سنڈے سکول کی عمارت کو وسعت دینے کے لئے چندے کی فہرستیں کھولی گئیں۔ اخباروں نے زور سے اپیلیں شایع کیں اور ۱/۲ ۲ لاکھ روپیہ اس عمارت کو وسیع بنانے کے لئے جمع ہوگیا۔ اور وہی چھوٹا سکول ایک عالیشان عمارت بنگیا۔

اس چھوٹی لڑکی کے ۵۷ پنس نے جبکہ اسے سکول میں بھی جگہ نہ ملی کتنی بڑی رقم کو مہیا کیا۔ دنیا میں کوئی چیز ایسی چھوٹی نہیں جو بڑے کام نہ کر سکتی ہو۔

یہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح قبر سے جی اٹھنے کے بعد فقط ایمان دار شخاص ہی کو نظر آتا رہا۔ اور کسی بے ایمان آنکھ نے اُسے نہیں دیکھا۔ گویا یہ اسبات کا ایک ایما ہے کہ اس وقت سے جبکہ وہ جی اٹھا ہر ایک ایماندار آنکھ ہی اُس کو دیکھ سکتی ہے۔ اور جب وہ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائینگے تو لکھا ہے کہ سب سے پہلے ایماندار لوگ ہوا میں اس کے استقبال کے لئے اُٹھائے جائیں گے گویا مسیح کا ملنا اور اُس کا دیکھنا ایمان کی کمالیت اور مسیحی پاکیزگی پر منحصر ہے۔ وہ مسیحی لوگ جوکہ ان ہردو اوصاف سے خالی ہیں۔ دھوکا نہ کھائیں وہ خداوند مسیح کو اس صورت میں نہیں دیکھ سکیں گے جس میں ایک مسیحی اس کو دیکھیگا۔ اگر ہم مسیح کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ایمان اور پاکیزگی میں اب سے ابدالاباد تک مضبوط ہونے چاہئیں۔ اگر ہمارے دلوں میں شوق ہے۔ کہ ہم مسیح کو اس جلالی صورت میں دیکھیں تو سب سے بڑی بات ایمان کی آنکھ ہے۔ کیفانے ایمان سے مسیح کو دیکھا۔ رسولوں نے ایمان کی نگاہوں سے اُس کے زخمی پہلوؤں پر نظر ڈالی اگر ہم میں سے کسی کا ایمان اب تک ایسا ہے کہ وہ مسیح کو نہیں دیکھ سکتا ہے۔ تو اب وقت ہے کہ وہ ایمان میں مضبوط ہو۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ خداوند مسیح کب آجائیگا "تاہم لکھا ہے کہ وہ جلد آئیگا اور دیر نہ کریگا۔

ناظرین نورافشاں کو معلوم ہوگا کہ چند ہفتوں سے ایک بحث مابین مسٹر ایم سی نیوٹن گل اور مسٹر جارج ملٹن تاکب لوریاڑی ہو رہی تھی۔ مضمون زیر بحث کا سوال نورافشاں میں شایع ہو چکا تھا۔ ہردو صاحبان کا آپس میں کوئی فیصلہ ابھی تک نظر نہیں آتا اس لئے اس سلسلہ کو ہم زیادہ طول دینا نہیں چاہتے لہذا ملتجی ہیں کہ لایق اصحاب میں سے کوئی اگر چاہے تو اس مضمون کے متعلق اس پر زیادہ روشنی ڈالے جس سے ہردو صاحبان کے عقیدت کی راہ صاف ہو جاوے

موت کا فیصلہ

وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی۔

سر ہرکورٹ بٹلر نے مہاراجہ دربھنگہ اور راجہ محمودآباد کو لکھا ہے اور وجوہات پیش کئے ہیں۔ کہ کیوں بنارس اور علی گڈھ کی یونیورسٹی کو صرف اپنے اپنے شہر میں کام کرنے کی اجازت ملیگی اور باہر کے سکول اور کالجوں سے کچھ مطلب نہ رہیگا۔ اُنھوں نے کہا کہ اگر ایک یونیورسٹی چاہے کہ ایک مذہب کے سب طلباؤں کو ملک بھر میں اپنے ماتحت کرے تو ناممکن ہو دیگا اور دوسری پرانی یونیورسٹیوں سے جھگڑا ہوگا اور جو کالج ہندوستان میں جگہ جگہ پر واقع ہیں ان پر کچھ دباؤ حاصل نہیں ہو سکتا ہے اور پرانی یونیورسٹیوں کی علیم میں ان نئی یونیورسٹیوں کی وجہ سے خرابی ہوگی جیساکہ سکرٹری آف سٹیٹ نے تجویز کی ہے۔ اگر ویسے یونیورسٹیاں بنیں تو بیشک مفید ہو سکتی ہیں۔ گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ یونیورسٹیاں بنیں جس میں طلبا رہ کر تعلیم حاصل کریں اور سب لوگوں کو اس کام میں مدد دینا چاہئے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد عقلمند لوگ اسبات کو سمجھ لینگے۔

اقتباس

کلیسیا کے نام

مسیحی کلیسیا کے ذیل کے نام قابل غور ہیں جو کلام مقدس بائیبل میں جابجا پائے جاتے ہیں۔

(۱) مقدسوں کی جماعت (۲) راستوں کی جماعت (۳) مسیح کا بدن (۴) خدا کے پودے کی شاخ (۵) مسیح کی دلہن (۶) مسیح کی کلیسیا (۷) پہلوٹوں کی جماعت (۸) خدا کی کلیسیا (۹) زندہ خدا کی کلیسیا (۱۰) زندہ خدا کا شہر (۱۱) مقدسوں کا مجمع (۱۲) آسمان اور زمین کا خاندان (۱۳) خدا کا گلہ (۱۴) مسیح کا جھنڈا (۱۵) سونے کا شمعدان (۱۶) خدا کی عمارت (۱۷) خدا کی میراث (۱۸) خدا کی ہیکل (۱۹) آسمانی یروشلم (۲۰) پاک شہر (۲۱) پاک پہاڑ (۲۲) خدا کا گھرانا (۲۳) یعقوب کے خدا کا گھر (۲۳) مسیح کا گھر (۲۴) خدا کا خاندان (۲۵) میراث (۲۶) برّے کی جورو (۲۷) کوہ صیون (۲۸) ستون (۲۹) مسیح کی زوجہ (۳۰) خدا کی قوت اور زور (۳۱) سندر (۳۲) انگورستان (۳۳) خدا کا حصہ۔

(بیٹ)

ضرورت

ایک اچھے تجربے کار سناد کی ضرورت ہے جو چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت تیس روپیہ ماہوار تک دیجاویگی سائلان اپنی درخواستیں بمعہ اسناد پاس پادری اے کروسٹھویٹ بھیجدیں۔

ایس پی جی مشن مرادآباد

المشتہر:- پادری اے کروسٹھویٹ۔

مفید کہانی

ایک یہودی لڑکے کا مسیحی ہونا

گذشتہ سے پیوستہ

اِس عجیب طور سے جس کا میں نے بیان کیا ہنگری کے نائب سلطنت کی بیوی مسیحی واعظوں کو قبول کرنے کے واسطے پہلے سے تیار تھی۔ اُس نے پادری صاحب سے وعدہ کیا کہ اگر مشنری لوگ پستھ کے یہودیوں میں بھیجے جائیں تو میں اپنی طاقت بھر اُن کی حفاظت میں کوشش کرونگی ۔

صاحب موصوف تندرست ہو کر سکاٹ لینڈ کو واپس گئے اور وہاں جاکر پستھ میں مشن بھیجنے کے واسطے کئی بار تقاضا کیا۔ آخرکار یہ فیصلہ ہوا کہ مشن بھیجا جائے ۔

القصہ مشنری صاحب ماہ اگست ۱۸۴۲ء میں پستھ میں پہونچگئے۔ آرچ ڈچس نے اُن پر بڑی مہربانی کی اور اُن کو اپنی حفاظت میں لیا۔

اِس شہر میں ایک یہودی اسرائیل سفیر نامی سوداگر تھا یہ شخص عبرانی زبان کا بڑا عالم تھا۔ اِس کے علاوہ وہ علم الہی اور علم حکمت بڑی سرگرمی سے سیکھتا تھا۔ اور ملک ہنگری کے رشتہ تعلیم میں بہت دنوں سے خدمت کرتا رہا ۔

وہ اُپنے چھوٹے سے بیٹے اڈولف کو جسکی عمر اُس وقت گیارہ برس کی تھی ہمیشہ اُپنے ہمراہ لایا کرتا تھا۔ اڈولف نازک پر ذہن بڑے درجے کا تھا۔ جو لوگ اُسے جانتے تھے اُس کی شیریں زبانی اور حلیم مزاجی کے سبب سے اُسے بہت پیار کرتے تھے رفتہ رفتہ باپ اور بیٹے دونوں کو یقین ہوگیا کہ نئے عہدنامے کا یسوع ہی وہ مسیح ہے۔ جسکا وعدہ پرانے عہدناموں کی کتابوں میں ہے۔

باقی دارد

مراسلات

مصلوب زندگی

گذشتہ سے پیوستہ

مصلوبیت کے بعد قیامت۔ یہاں پر پھر ایمانداروں کی مصلوبیت کے بعد قیامت شدہ زندگی کا ذکر ہوتا ہے۔

اب ہم آسانی سے پولوس کی مصلوب زندگی کے تجربہ کو سمجھ سکتے ہیں۔ اُس نے پہلے مسیح کی موت اور اُس کی محبت کی حقیقت کا تجربہ کیا۔ اسی تجربے سے اُس نے اپنے کو مسیح کے ساتھ مصلوب سمجھا۔ وہ کہتا ہے کہ میں مسیح کیساتھ مصلوب ہوا ہوں۔ اور اب میں زندہ نہ رہا۔ اس میں جو لفظ میں آیا ہے۔ اُس کا کیا مطلب ہے؟ یہاں پر لفظ میں سے مذکورہ بالا پُرانی انسانیت مراد ہے۔ جس میں گناہ کی شریعت موجود تھی (رومیوں ۷: ۲۳)۔ جسمانی رغبتیں اور خواہشیں اسی میں پُرانی انسانیت نام ناگن کی اولاد ہیں۔ اب وہ میں صلیب پر کھینچا گیا۔ اُس کو صلیب پر کھینچنا بہت آسان نہیں۔ اس میں ایک بڑا روحانی جنگ ہوتا ہے۔ چنانچہ پولوس کہتا ہے کہ میں مکّوں سے لڑتا ہوں۔ میں اپنے بدن کو مارتا کوٹتا اور اُسے قابو میں رکھتا ہوں۔ اسی میں نام پُرانی انسانیت کو وہ جسم نام سے نامزد کرتا ہے۔ چنانچہ وہ مذکورہ بالا روحانی جنگ کی بابت دوسری جگہ پر لکھتا ہے۔ کہ روح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کروگے۔ کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو (گلتی ۵: ۱۶ اور ۱۷) یہاں پر روح کے ذکر ہونے سے سمجھنا چاہئے کہ اس روحانی جنگ میں روح ہمارا مددگار ہے بلکہ روح

ہمارے دل میں ہوکر جسم سے لڑتا ہے۔ پولس اسی باب کی ۱۹ اور ۲۰ اور ۲۱ آیات میں جسم کے کاموں کی ایک فہرست دیتا ہے۔ مگر آخر فتحیابی روح کی ہے۔ چنانچہ روح کی مدد سے وہ جو **مسیح یسوع** کے ہیں انہوں نے جسم کو اس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے گلتی ۵: ۲۴۔ لفظ میں سے ہماری مرضی بھی مراد ہو سکتی ہے۔ ممکن ہو کہ ہماری مرضی گناہ آلودہ نہ ہو اور ہم اپنی مرضی سے اچھے کام بھی کرتے ہوں تو بھی ممکن ہو کہ ہم اپنی مرضی کو کام میں لاتے وقت خدا کی مرضی نہ دریافت کرتے ہوں۔ اور اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کی ہدایت سے کام میں نہ لاتے ہوں۔ اسلئے ہماری مرضی کا مصلوب ہونا ضرور ہے۔ خداوند یسوع مسیح اس امر میں ہمارے لئے نمونہ چھوڑ گیا۔ حقیقت میں کلوری سے پہلے گتسمنی میں اُس نے صلیب پائی۔ جب کہا کہ نہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو۔ پولس نے بھی اس نمونے پر اپنی مرضی کو صلیب دی اور کہا کہ میں زندہ نہ رہا۔ اسلئے جب وہ ایسیا میں کلام سنانا چاہتا تھا تو وہاں سے روح نے اس کے ساتھیوں کو وہاں جانے نہ دیا۔ دیکھو اعمال ۱۶: ۶۔ پھر وہ افسس کی کلیسیا کے بزرگوں سے کہتا ہے کہ اب دیکھو میں روح میں بندھا ہوا یروشلم کو جاتا ہوں۔ اور نہ معلوم کہ وہاں مجھے کیا کیا گذرے۔ سوا اس کے کہ روح القدس ہر شہر میں گواہی دے دے کر مجھ سے کہتی ہے۔ کہ قید اور مصیبتیں تیرے لئے تیار ہیں لیکن میں اپنی جان کو عزیز نہیں سمجھتا کہ اس کی کچھ قدر کروں۔ بمقابلہ اس کے کہ اپنا دور اور وہ خدمت جو خداوند یسوع سے پائی ہے پوری کروں یعنی خدا کے فضل کی خوشخبری کی گواہی دوں۔ اعمال ۲۰: ۲۳ و ۲۴

پیارے بھائی کیا تم نے اسی طرح اپنی مرضی کو صلیب پر کھینچ دیا ہے کیا تم اپنی خدمت میں یسوع کے روح کی ہدایت سے چلتے ہو اور جہاں کہیں جاتے ہو روح میں بندھا ہوا جاتے ہو۔ چاہے تم پر کچھ ہی گذرے؟

باقی دستہ

[illegible]

خیمہ بیابان میں

گذشتہ سے پیوستہ

ان مختلف آیات سے کولنس دعوے کرتے ہیں کہ اس چھوٹے خیمہ اور بڑے خیمہ میں تین صورت اختلاف کے پائے جاتے ہیں۔ (۱) کہ چھوٹا خیمہ ہمیشہ کیمپ سے باہر کھڑا کیا جاتا تھا۔ لیکن بڑا خیمہ کیمپ کے اندر کھڑا رہتا تھا۔ (۲) چھوٹا خیمہ یہوواہ کے ظہور کی جگہ تھی یا اُس کا اپنے لوگوں سے گفتگو کرنے کی جگہ لیکن بڑا خیمہ محض عبادت کی جگہ تھی۔ (۳) پھر اس بڑے خیمہ میں کاہن اور لاوی ہمیشہ خدمت کیا کرتے تھے۔ لیکن چھوٹے خیمہ میں محض یشوعہ خدمت کیا کرتا تھا۔ یہ تمام اختلافات بہ آسانی مذکورہ بالا تفسیر ہی سے رفع ہوجاتے ہیں کہ دو خیمے تھے۔ علاوہ اس کے اسباب کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے کہ موسیٰ کی موت کے بعد اس چھوٹے خیمہ کا کچھ ذکر نہیں ملتا ہے جس سے یہ امر صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ چھوٹا خیمہ ابتدا میں موسیٰ کے خانگی استعمال کے لئے تھا۔ اب دو قسم کے اعتراض اور باقی ہیں جنکے جواب دینے کی ضرورت ہے۔ اور اُن میں سے ایک قسم کے اعتراضوں کی نسبت جو ہماری فہرست کے پہلے نمبر میں درج ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ اس کے متعلق اعتراض چند ایک ہیں مگر ہم اُن میں سے ایک کو پیش کرکے دکھلائینگے کہ یہ اعتراض کیسے ہلکے اور غیر معقول ہیں۔ اور وہ اعتراض توریت اور یشوعہ کی کتاب کی سچائی کی نسبت بشپ کولنزو Colenso کے مشہور اعتراضوں میں سے ایک ہے۔ چنانچہ وہ خیمہ کی وسعت کی نسبت اعتراض پیش کرتے ہیں کہ اُس خیمہ میں بائبل کے چند مقامات کے مطابق (مثلاً احبار ۸-۳۵ گنتی ۱۰: ۳ اور ۲۷-۱۸-۲۲- گنتی ۱۶-۱۹-۱۲-۱۶) اسقدر گنجائش نہیں تھی کہ اسرائیل کا تمام گروہ اُسکے دروازہ کے سامنے کھڑا ہو سکے۔ کیونکہ کتاب مقدس کے بیان کے مطابق بنی اسرائیل کا شمار ۲۰ لاکھ تھا تو اگر اس شمار کے مطابق اس تمام گروہ کی نو قطاریں پیچھے پیچھے خیمہ کے سامنے کھڑی کیجاویں تو اُنکی لمبائی کا طول کم از کم [illegible] میل ہوگا اور یہ امر نہایت ہی بعید از قیاس ہے لہٰذا بائبل کا بیان باطل ہے لیکن بشپ کولنزو کی اس امر میں بڑی غلط فہمی نظر آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مصنف توریت جب بنی اسرائیل کا اُس خیمہ کے چاروں طرف یا اس کے دروازہ کے سامنے فراہم ہونے کا ذکر کرتا ہے تو وہ عام الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ اُس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ ہر شخص خیمہ کے چاروں طرف جمع ہوا کرتا تھا۔ بلکہ بنی اسرائیل کے گروہ سربرآوردہ اشخاص اُس کے چاروں طرف جمع ہوا کرتے تھے۔ یا بنی اسرائیل کی کل جماعت بعض اوقات فراہم ہوتی تھی جیسا کہ جب شریعت کے دیتے وقت سینا پہاڑ کے چاروں طرف جمع ہوئے تھے یعنی اُس کے سربرآوردہ اشخاص خیمہ کے دروازہ کے سامنے اور باقی جماعت اُن کے پیچھے چاروں طرف حلقہ گیر ہوئے۔ ان دونوں تشریحوں مذکورہ بالا میں سے ایک نہ ایک تشریح سے یہ مطلب صاف ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر آر صاحب فرماتے ہیں۔ چاہئے کہ بشپ کولنزو موسیٰ کی نسبت یہ مانیں کہ اُس میں کچھ نہ کچھ تو کامن سینس (یعنی عقل) تھی۔ کیونکہ اگر موسیٰ کا یہ مطلب نہ مانا جاوے تو ہم کو موسیٰ کی نسبت ایسی بیہودہ اور یہی باطل امر بیانی کو منسوب کرکے یہ ماننا پڑیگا کہ وہ کوئی بات بھی جس میں عقل کا تھوڑا سا بھی دخل ہو لکھ نہ سکتا تھا جس امر کو غالب ہے کہ بشپ کولنزو بھی تسلیم نہ کرینگے۔ علاوہ بریں یہ بھی ایک عام محاورہ ہے کہ تمام گاؤں یا شہر فلاں مجلس یا گرجہ میں فراہم ہوا تھا۔ گو کہ وہ جلسہ کی جگہ ایک بڑا خیمہ یا ایک بڑے گرجہ کا ہال ہو۔ پس پیشتر اس کے کہ بشپ صاحب بائبل کے بیان کو اپنی ارتھمیٹک کے پیمانہ میں لاتے۔ چاہئے تھا کہ عام محاورات گفتگو و زبان پر لحاظ کرتے تو وہ ایسی فاش غلطی میں گرفتار نہ ہوتے۔

سب سے بڑا اعتراض

ایک اور اعتراض ہے جو کولنس کی نگاہ میں زیادہ بڑا ہے اور وہ یہ ہے کہ جبکہ بنی اسرائیل کوہ سینا کے پاس یا بیابان میں سفر کر رہے تھے۔ تو وہ نہ تو ایسی بڑی ساخت خیمہ



جیسی بنا سکتے تھے اور نہ وہ اس قابل تھے کہ ایسے عظیم الشان خیمہ کو سفر میں لئے پھریں۔ جو نہایت قیمتی اور صنعت کیساتھ بنایا گیا تھا۔ یہ لوگ جو بیابان میں تھے محض آوارہ بدو تھے۔ جو بالکل غیر مہذب اور نہایت مفلس تھے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے لوگ نہ تو سامان و دولت رکھتے تھے اور نہ عقل و قابلیت اُن میں موجود تھی کہ ایسے بڑے خیمہ کو بنا سکیں اور اُسکو اپنے تمام سفروں میں لئے پھریں۔ اس عجیب اعتراض میں دو فاش غلطیاں ہیں۔ پہلی غلطی یہ ہے کہ اُس وقت بنی اسرائیل بہت مفلس تھے لیکن بائبل سے ہم کو یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ جب بنی اسرائیل مصر سے روانہ ہوئے تو اُن میں سے ہر ایک آدمی مسلح تھا اور وہ اپنے تمام گلّہ کو اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ ایک متنفس چوپایہ بھی نہیں چھوڑا تھا جسے وہ اپنے ساتھ نہ لے گئے ہوں۔ علاوہ اس کے مصریوں نے سونے چاندی کے زیورات انعام دیئے تھے۔ یا خوف کے باعث سے اُنہوں نے اُن کو دیدیئے تھے۔ اور نیز اس بعد کہ جب بنی اسرائیل کوہ سینا کے پاس پہونچے تو زمانۂ حال کے سیاحوں کے بیانات سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ خیمہ کے بنانے کے لئے ہر قسم کا سامان جو ضروری تھا وہاں اُن کو میسر کر سکتا تھا۔ یعنی تانبا جو وہاں کانوں میں پایا جاتا ہے۔ ہر قسم کے قیمتی پتھر اور شیشم کی لکڑی جو وہاں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے ستون اور تختے اور خیمہ کا دیگر سامان بنایا گیا تھا۔ پس جو سامان خیمہ کے بنانے کے لئے ضروری تھے۔ سونا چاندی جو اُن کے پاس موجود تھا اور دیگر سامان جو اُس کے بنانے کے لئے ضروری تھا وہ اس کو کوہ سینا کے پاس بہم پہونچا سکنے کی قابلیت رکھتے تھے۔ اب دوسری غلطی جو نکس سنے کی وہ یہ ہے کہ یہ بنی اسرائیل عقلاً خیمہ بنانے کی قابلیت نہ رکھتے تھے تو اُن کا یہ بیان بھی واقعات کی بنیاد پر قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ اوّلاً یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تمام اسرائیلی اپنی پیدائش سے مصر کے باشندہ تھے جو ایک ایسا ملک تھا جو اُس زمانہ میں تمام دنیا کے ملکوں سے ہنر و صنعت و معماری میں آگے

بڑھا ہوا تھا یہ وہ ملک تھا جہاں نہایت بڑی بڑی میناریں بنائی گئی تھیں۔ اور جہاں پر اس وقت میں نہایت بڑے بڑے مندر اور مقبرہ اور انسان کے بُت اور محل وغیرہ بنائے گئے تھے۔ جنکے کھنڈرات اب تک موجود ہیں پس اس کے مطابق جبکہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو ضرور تھا کہ وہ بہت کچھ مصر کے علم و ہنر اور صنعت کو اپنے ساتھ لائے ہوں۔ یہ امر بھی ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل ملک مصر میں مکانوں میں رہا کرتے تھے۔ جن کو اُنہوں نے خود بنایا تھا۔ اور چونکہ وہ اس ملک میں غلام تھے اور اُن کی زندگی ہر قسم کی خدمت کرنے سے جیوں کسیت اور عمارت کے کام میں بیا کرتے تلخ ہو گئی تھی۔ اور چند عمارتیں پتوم اور رعمسیس وغیرہ بنائی تھیں پس جبکہ اُن کو عمارت و دیگر صنعت اور اس ملک سے واقفیت ہو گئی تھی۔ تو یہ بات آسانی سے کہہ میں آسکتی ہے کہ اُنہوں نے مصریوں سے اس امر میں کافی علم و دانائی حاصل کی ہو۔ اور وہ اس قسم کا خیمہ بنا کر اپنے ہمراہ سفر میں لیجا سکیں۔ لیکن اگر یہ ضرور ہو کہ ہم ان بنی اسرائیلیوں کے کسی خاص کام کا ذکر کریں جو اُنہوں نے اس وقت میں کیا جس سے ہم کو اس امر کا یقین ہو سکے کہ وہ خیمہ بنا کر اسے اپنے ہمراہ لیجانے کی قابلیت رکھتے تھے تو ہم بتلانا چاہتے ہیں کہ اُنکا اس بڑے بیابان میں سفر کرنا اور کنعان ملک کی قوموں کا فتح کرنا اس امر کے گواہ ہیں کہ وہ اس قسم کا خیمہ بنانے کی قابلیت ضرور رکھتے تھے۔

مصر اور بیابان کے نشانات

اس امر کے متعلق دلائل بہت کثیر ہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ بنی اسرائیل قوم کا کوہ سینا کے قرب و جوار میں رہنے اور بیابان میں سفر کرنے میں جو واقعات متعلقہ بائبل کے بیان کی تائید اور ثبوت میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً جہاں پر بائبل میں اس امر کا ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ لکڑی جس سے کہ خیمہ کا بہت بڑا حصہ تعمیر کیا گیا وہ لبنان کے بلند صنوبر یا سرو کی لکڑیوں سے نہیں بنایا گیا تھا اور نہ فلستیوں کے ملک کی لکڑی سے جس

کی نسبت ابھی ہم ذکر کر چکے کہ وہ سینا پہاڑ کے قرب و جوار میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اور یہ کل حالات اس مقام کے بیانات سے متفق ہیں اور اسی طرح پر اگر ہم قدیم مصری تعمیرات کی شہادت پر یقین کرتے ہیں اور نیز جدید تحقیقات کے نتیجوں پر جو مصر کی نسبت ہوئے ہیں۔ تو بہت سی ایسی مشابہات جو مصر کے قدیم مصری مندروں۔ مکانوں۔ حساب۔ کاہنوں اور عبادتوں کے متعلق خیمہ کے ساتھ ملتی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ یہ بعض مشابہتیں ان عمارتوں کی ترتیب و ساخت کے اعتبار سے چھوٹی چھوٹی تفصیلات میں بھی ملتی ہوئی ہیں یعنی ایک خاص خصوصیت جو مصر کی عمارتوں اور خیمہ میں پائی جاتی ہے مختلف کمروں کا خیمہ میں پایا جانا جنکو باعتبار پاکیزگی کے درجوں کے تیار کیا تھا۔ صندوق کا خاص طور پر بنایا جانا اور خاص جگہ میں رکھا جانا۔ کروبیم کا پردار صورتوں میں بنایا جانا۔ کاہنوں کے درجہ اور اُن کا لباس و زیورات چپراس جسکو کاہن پہنتے تھے۔ مختلف جانوروں کا قربانی میں چڑھانا۔ بخور کا جلانا۔ یہ جملہ دستورات جو قدیم مصر میں جاری تھے۔ اُن سے واقف کار ہو کر اگر بائبل کو پڑھے تو ظاہر ہوگا کہ اسی قسم کے کتنے ملتے جلتے ہوئے امور اس خیمہ سے متعلق تھے پس ان سے یہ نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ جس نے اس بائبل کو لکھا وہ ضرور مصر میں رہتا رہا ہوگا۔ باقی دارد۔

راقم جے سایم۔ غلام مسیح۔

میسور گورنمنٹ نے انتظام کیا ہے کہ امسال ہاتھیوں کے پکڑنے میں دس ہزار روپئے صرف کئے جاویں یہاں ۱۸۹۴ء میں کھیڈا کیا گیا تھا اور ۵۰ ہاتھی پکڑے گئے تھے اور ۸ یا ۱۰ برس تک لوگوں کو کچھ شکایت نہیں رہی تھی۔ لیکن اب ۹ یا ۱۰ سال سے شکایتیں بڑھتی جاتی ہیں۔ اور گورنمنٹ کو لازم ہوا کہ کاشتکاروں کے کھیتوں کے بچاؤ کے لئے ہاتھی پکڑے جاویں۔

ہ بیابان کے متعلق خلاف سمجھے جاتے ہیں وہ سچائے خلاف واقعات ہونیکے بہت کچھ بائبل کے

غالب زندگی

میں نے تم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں یوحنا ۱۶: ۳۳

معزز ناظرین اخبار نور افشاں السلام علیکم ۔ مزاج شریف الدام آمد کیا آپ نے عنوان بالا کی آیت پر بخوبی غور فرما کر دیکھا؟

ہاں ایمان کی رو سے سچ سے بھی زیادہ ہے ۔ مگر تجربہ کی شہادت اور وہ بھی کہ مخالف سے اس آیت کی سچائی کو چار چاند لگادیتی ہے ۔ اس وقت میں اپنی طرف سے کچھ بھی نہ کہونگا۔ صرف ایک مخالف کی شہادت اسی کے الفاظ میں نقل کردیتا ہوں۔

آریہ گزٹ پنجاب لاہور مطبوعہ ۲۲ اگست سنہ ۱۹۱۲ء صفحہ ۳ کالم ۱ سے یوں شروع ہوتا ہے ۔ وہوہذا ۔

کوئی یگیہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک۔ اس میں شعدو آہوتیاں نہ ڈالی جاویں ۔ کوئی بھی کام اُس وقت تک سپورن اور شُدھ نہیں ہوسکتا جب تک تن من دھن اس میں اربن نہ کیا جاوے یہی حال تمام مت متانتروں اور دھارمک سوسائٹیوں کا ہے گورے ہوئے زمانہ کے اوراق ہم پر اسباب کا انکشاف کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ کوئی قوم بغیر قربانی اور جدوجہد کے نہیں بڑھی ۔ دنیا کی تگ ودو اور دوڑ دھوپ میں وہی بازی لے گئے ہیں جنہوں نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھکر کام کیا ہے ۔ روس و جاپان کے جنگ میں جب جاپانیوں کو ایک جہاز غرق کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور سپہ سالار نے للکارا کہ کون سے ایسے جانباز ہیں جو غرق ہونے کے لئے اس جہاز پر کودیں تو سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں جاپانی سپہ سالار کے جھنڈے تلے آکر کھڑے ہوگئے ۔ جان پر کھیل جانا دنیا کے عیش و آرام اور سکھوں پر لات مارکر امرت حاصل کرنا کامیابی کا ایک راز

ہے ۔ جاپانی کیوں جیتے ؟

تواریخ سنہرے حروف میں اس کا جواب دیتی ہے ۔ کہ جاپانیوں نے جس یگیہ کو رچا تھا اُس میں وہ بخوشی آہوتی ہوتے رہے جبتک کہ یگیہ سپورن نہیں ہوا

عیسائی دھرم کے پرورتک حضرت مسیح نے بھی اس ضرورت کو محسوس کیا اور پھانسی کے تختہ پہ کھڑا ہوکر جس امید بھری نظر سے اُس نے لوگوں پر نظر ڈالی ہے وہ زبان حال کہتی ہے کہ میرے خون کے قطرے کسی دن رنگ لائینگے عیسائی تواریخ شہیدوں کی ایک منہ بولتی تصویر ہے ۔ معصوم و بیگناہ بچوں بے لوث عورتوں اور نوجوان دھارمک استریوں و مردوں کا زندہ آگ میں جلایا جانا مسیح کے خون کی شہادت ہے اگرچہ عیسائی مرد ۔ عورتوں کے جسم آگ میں جلگئے ۔ لیکن آگ کے روشن شعلوں نے اُن کے بہادروں کو اپنی لاٹوں سے زیادہ روشن کردیا اور آج وہی گرمی ہے جو عیسائی دھرم کے انجن کو اس قدر تیز بنا رہی ہے۔

(انتہیٰ) خاتمہ پر اپنی جانب سے کچھ گزارش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۱) انجیل کی سچائی ثابت ہوتی ہے ۔ ملاحظہ ہو آیت عنوان

(۲) قربانی کا اقرار و ضرورت پیشکش ہوا۔

(۳) مسیح کے خون کی شہادت اور موثر نظر مسیحی کی مانند تسلیم کی گئی ہے۔

(۴) روح القدس کی آگ کا عمدہ ذکر کیا گیا ہے ہم مشکور ہیں اور دعا دیتے ہیں۔

خود الا اے طوطی گویائے اسرار ۔ مباد اخالیت شکر ز منقار

ابھی کیا ہے ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ابھی آپ اور اس سے بھی زیادہ دیکھینگے جس کو کہ وقت زیادہ ظاہر کردیگا ۔ ذرا صبر کریں ۔ کیونکہ تمام ہندوستان اسی گرمی سے سرگرم ہوتا جاتا ہے ۔ والسلام ۔ شکر گزار ہوں ۔

پروفیسر سینٹ جونس ڈیونٹی کالج باغ مہاں سنگھ شہر لاہور (پادری) ملک روشن خاں ۔

خداوند یسوع کا قدرت بخش وعدہ

متی ۱۱ - ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ -

ناظرین کی خدمت میں خداوند یسوع مسیح کی عجیب اور زندگی بخش محبت اور کلام کی تاثیر جو کہ سنگین دلوں کو توڑتی ہے اُس کے عظیم الشان اور فاضل روح کے ذریعے عام و خاص پر ظاہر ہوتی رہتی ہے ۔ عرصہ سے ایک نوجوان محمدی جو کہ نجات کا طالب و حق کا متلاشی تھا ۔ جس کا نام جلال خاں ولد سوبھا خاں قوم گکھڑ منگرال راجپوت تواریخ سے ثابت ہے کہ قدیمی باشندہ ہندوستان کا ہے ۔ المعروف ریاست جموں و کشمیر ضلع میرپور موضع سہار کا ہے ۔ خوشی کا مقام ہے کہ جلال خاں تقریباً چار سال کا متلاشی تھا اور انجیل مقدس کا پڑھنے والا تھا ۔ خداوند نے اس کو قبول کیا ہے ۔ جلال خاں کو خدا کی کلام میں سے متی ۱۱ - ۲۸ کے حوالہ نے یعنے خداوند کے تسلی بخش وعدہ اور فرمان نے قایل کیا اور جلال خاں اکثر اسلام میں اپنے گناہوں کی معافی کے لئے تلاش کرچکا تھا اور اسلام میں کوئی روحانی نجات کے لئے وسیلہ نہ ملا تب مایوس ہوکر دنیا کے منجی کے اس بڑے اور تسلی بخش وعدہ کو یاد کرکے ایمان لاکر مورخہ ۱۴ جولائی کو پادری بال صاحب کے ہاتھ سے کوئٹہ بلوچستان میں بپتسمہ لیا ۔ محمدی مذہب کو ترک کیا تمام کلیسیا کے روبرو اپنے ایمان کا اقرار کیا اور خداوند کی جماعت میں داخل ہوگیا۔

آخری ہماری خداوند کی حضوری میں التماس ہے کہ خداوند یسوع اُس کا ہادی و حامی رہے اور اُس کو آخر تک ایمان میں قایم رکھے۔

قبل اس کے اڈیٹر نور افشاں کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ چند سطور منظور فرماکر شایع نور افشاں فرماکر خاص و عام کو اس مژدہ سے مطمئن و مشکور فرمایئے۔

راقم :- خاکسار داؤد خاں ۔ از کوئٹہ بلوچستان ۔

بزرگ لوگوں کی سوانح عمری

آجکل ناولوں اور قصوں کے ذریعہ سے بہت سے بد اخلاقی کے سبق اخباروں میں پڑہائے جاتے ہیں جو خوب نہیں اس کمزوری کو دور کرنے کے لئے مسیحی اخبارات میں اگر مسیحی بزرگ لوگوں کی سوانح عمریاں درج کی جاویں تو اس سے بہت فایدے ہونگے۔ کیونکہ اچھے لوگوں کے کارنامے اور چال چلن پڑہنے اور سننے اور دیکھنے سے خوش اخلاقی کے لئے بہت اعلیٰ سبق مل سکتے ہیں۔ اگر آئندہ کو نور افشاں میں دیسی یادولایتی بزرگ خادم دین اور منادوں اور واعظوں کے کارنامے درج ہوجایا کریں تو اچھی تحریک موجودہ نسلوں کے لئے پیدا کرینگے۔ نوجوان ایسے نمونوں سے قابل تقلید مسیحی زندگی حاصل کرینگے۔ جیسے کہ آپ نے سماتھ کے حالات درج اخبار کئے ہیں بہت عمدہ ہیں۔ ان سے ہماری قوت متخیلہ پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہم کو بھی ایسے کام کرنے کی جرات اور ہمت پڑتی ہے۔ اس ملک میں بھی بعض ہوشیار اور سچے عیسائیوں کی زندگیاں قابل رہنمائی ہیں۔ جو اس وقت ہمارے درمیان موجود ہیں ایسے بزرگواروں کی سوانح عمریاں مختصر پیرایہ میں ذکر کرنے سے علم تواریخ کے ابتدائی مرحلے خوب طرح سے طے ہوسکتے ہیں اور آئندہ ایسے ذکر نئے لوگوں کے رہبری کا کام دے سکتے ہیں۔ جھوٹے ناول یا قصے سننے سے پرہیز درکار ہے۔ اس واسطے سوانح عمریوں کا سلسلہ اس اخبار میں بہترین کام کرے گا۔ ہم اُمید کرتے ہیں آیندہ اس پر خیال کر کے اچھے اچھے نمونے سوانح عمریوں کے پیش کئے جاویں۔

(راقم ایک علم دوست)

مورخہ ۷ ستمبر کو ۲ آدمی فیروزپور لائن سے چلتی ٹرین سے کودنے کے باعث حوالہ پولیس کئے گئے ہیں۔

الہ آباد میں روحانی بیداری کے جلاس

گذشتہ سے پیوستہ

پادری جان فورمن صاحب کا الہ آباد میں

پانچواں لکچر

مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۱۲ء بوقت ۷ بجے شام گرجاگھر چوک شہر

نجات کا اطمینان

آجکل علماء دعوے کرتے ہیں کہ بہت سی چیزیں ہیں جو وہ نہیں جانتے۔ مثلاً خدا کی ہستی۔ روح کا غیرفانی ہونا۔ عاقبت۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو ... کہتے ہیں۔ اس کے معنے ہیں کہ نہیں جانتے۔ یہ کسرنفسی ہے کہ جانتے ہوئے یہ کہیں کہ ہم نہیں جانتے۔ خدا کے فضل سے ہم تو بہت کچھ جانتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم پانچ باتوں کا ذکر کرینگے۔

اول:- پولوس کا خط رومیوں کو ۷: ۱۸ میں جانتا ہوں کہ میرے جسم میں کوئی اچھی چیز نہیں۔ اور مجھ میں کچھ نیکی نہیں بعض کا خیال کہ انسان میں ہر دو صفات نیک و بد پائی جاتی ہیں۔ جس وقت کہ میں کوئی مذہبی یا دینی کام کرتا ہوں تو اُس میں بھی نیکی و بدی کی ملونی ہوتی ہے کسی شخص نے خواب دیکھا کہ ایک مورت ہے۔ سر اس کا سونے کا ہے۔ پاؤں لوہے اور مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کسی نے پتھر مارا وہ مورت گر گئی۔ اسی طرح سے انسان مورت ہے کہ نیکی اور بدی دونوں کا مجموعہ ہے۔ جسم سے سوا یہ اپنی انسانیت ہے۔ انسان انسان میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ہم ایک کوڑھی خانے میں گئے۔ اور ان لوگوں کو دیکھا ان کے درمیان ایک بچہ تھا۔ جس کے جسم پر دو کوڑھ کے داغ تھے۔ خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا گناہ مثل اس کوڑھ کے ہے۔ کوڑھ نا اثر ضرور رکھتا ہے۔ زانی۔ چور۔ ڈاکو۔ لٹیرے تو اصل کوڑھی ہیں۔ بگڑے بھی جائینگے۔ مگر کئی ایک ایسے ہیں جن میں یہ عیب ہیں۔ مگر کوڑھی نہیں۔ صرف خداوند یسوع مسیح ہی اس بیماری سے شفا دیگا۔

دوم۔ ایوب ۱۹: ۲۵ میں جانتا ہوں کہ میرا رہائی دینے والا زندہ ہے۔ یہ رہائی دینے والا واقعی زندہ ہے جس کی زندگی کا نمونہ اعلیٰ ہے۔ اُس نے ہمارے بدلے جان دی۔ اس آخری نقطہ کو ہم نہ بھولیں کہ وہ جی بھی اُٹھا وہ اتوار کے دن جی اُٹھا۔ موت پر غالب آیا۔

سوم۔ یوحنا ۹: ۲۵ "میں صرف ایک بات جانتا ہوں"۔ ذرا اس اندھے کا ذکر اپنی بصارت کی دید سے دیکھیں۔ تو آپ پر کئی ایک عقدے کھل جائینگے۔ میں اندھا تھا۔ مگر اب بینا ہوں۔ اس اندھے نے خداوند پر اطمینان رکھا اور پکارتا رہا جب تک کہ شفا یعنی بینائی حاصل نہ کرلی۔ کس نے گناہ کیا۔ اُس نے یا اُس کے والدین نے۔ مسیحیوں میں ایک عجیب بات دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ وہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم بچ گئے مثلاً ہائی کورٹ میں سینکڑوں بیرسٹر اور وکیل ہیں۔ مگر گواہ کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ بس شہادت بڑی چیز ہے۔ ہمارے اس مقدمے میں بہت سے گواہ ہیں۔ مثلاً میں ہوں جو اندھا تھا۔ مگر اب بینا ہوں۔ ہمارے تجربہ میں مذہبی باتیں آگئی ہیں۔ ہم بدی سے بھاگتے گئے ہیں۔

چہارم۔ ۲ قرنتی ۵: ۱ "جب ہمارا خیمہ سا خاکی بدن اُجڑ جائے"۔ ہمارا مکان مثل خیمے کے ہے ہمارا خاکی بدن بھی اسی طرح کا ہے۔ کہ ایک وقت اُجڑ جائیگا۔ ہمارا ایک مکان ہے جو گنبد ہے۔ مگر ہاتھوں کا بنا ہوا نہیں۔ کسی نے خواب میں دیکھا کہ میں آسمان پر پہنچ گیا ہوں اور فرشتہ مجھکو مکانات دکھلا کر ایک جھونپڑی کی طرف لے گیا۔ میں نے دریافت کیا کہ ایسا سڑا ہوا میلا جھونپڑا میرے واسطے کیوں مقرر کیا گیا ہے۔ فرشتہ نے جواب دیا کہ جیسا تم مصالح بھیجتے رہے ہو ویسا ہی مکان بنتا رہا ہے۔ باقی آیندہ

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

میں سوچتا ہوں کہ آپ کی بیوی میٹنگ سے واپس آگئی ہو کیونکہ میں ان کے آنے کی آواز سنتا ہوں۔ میں اس پچھلی طرف کے دروازے سے نکلجاؤنگا۔ یہ راہ میرے گھر کو نزدیک ہی ہے۔ برادر وائیڈ۔ گڈنائیٹ۔ ہوشیار رہو۔

مسٹر وائیڈ ہیڈ:۔ گڈنائیٹ برادر نوول۔ آپ نے مجھے بہت تقویت دی ہے۔

بیوی:۔ عزیز میں اب پھر واپس آگئی ہوں۔ لیکن اوہو۔ کیا ہی عمدہ وقت ہم نے وہاں گذارا ہے۔ کیا تمہارا یہ وقت بھی اچھی طرح سے کٹا؟ آپ کچھ آزردہ سے معلوم دیتے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ تم کسی سے بول رہے تھے کیونکہ میں نے کسی کی آواز سنی تھی۔

میاں:۔ حقے کی آواز ہوگی۔

راوی:۔ اپنے پاسٹر کو حقا بتاتا ہے۔

بیوی:۔ میں آپ کو میٹنگ کی بابت بہت کچھ بتانا چاہتی ہوں۔ لیکن اب رات زیادہ ہوگئی ہے۔ اور آپ کچھ تھکے ہوئے بھی معلوم ہوتے ہیں۔ بے فکر رہیں اور خوش ہو رہیں جہاں تک ممکن ہوسکتا میں خوش رہتی ہوں۔ گڈنائٹ۔ اگر خدا کی مرضی ہوئی تو میں آپ کو میٹنگ کا سارا حال کل بتاؤنگی۔

باب چودھواں

بیوی:۔ میرے عزیز میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں آج صبح کیسی خوش ہوں۔ خدا کی سلامتی سے میری روح بھرپور ہے۔ یسوع میرے لئے نہایت بیش قیمت ہے۔ آسمانی برکات میرے دل پر شام کی شبنم کی طرح گر رہی ہیں اور اس جہان کی نسبت آئندہ جہاں سے زیادہ پیوستہ کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ سب لوگ میری طرح خوش ہوں۔

لیکن آپ تو تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ کیا آپ کو کوئی تکلیف ہے۔ کیا بات ہے۔ کیا آپ رات کو اچھی طرح نہیں سوتے؟

میاں:۔ مہربان میں رات کو اچھی طرح سویا۔ مجھے کوئی خاص تکلیف نہیں ہے۔ میں تم کو صلاح دیتا ہوں کہ تم میری اتنی فکر نہ کیا کرو۔ میں آپ ہی درست ہوجاؤنگا۔

بیوی:۔ ہمارے درست ہونے کے لئے صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنا سب کچھ مسیح کو دیویں اور اسکی پیروی کریں۔

میاں:۔ سالہا سال سے میں یہ کرتا ہوں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم کو میرے مذہب کا یقین نہیں ہے۔ چاہے کچھ بھی ہو میں اپنے ہی طریق پر چلونگا۔

بیوی:۔ کیا آپ کو پورا یقین ہے کہ آپ مسیحی ہیں؟

میاں:۔ یقیناً میں مسیحی ہوں۔ میں اس چرچ کا چالیس سال سے ممبر ہوں۔

بیوی:۔ لیکن آپ ضرور اس بات کو مانینگے کہ چرچ کے تمام ممبر مسیحی نہیں ہیں۔

میاں:۔ اوہم جانتے ہیں کہ بعض چرچ ممبر مسیحی نہیں ہیں۔

بیوی:۔ آپ کس طرح جانتے ہیں کہ آپ ان میں سے ایک نہیں۔ آپ کو کیونکر معلوم ہے کہ آپ مسیحی ہیں؟

میاں:۔ میں جانتا ہوں کہ میں موت سے نکلکر زندگی میں آگیا ہوں۔ اسلئے کہ میں بھائیوں سے محبت رکھتا ہوں۔

بیوی:۔ آپ مسٹر سمتھ سے محبت نہیں رکھتے۔

میاں:۔ ہاں لیکن کیا تم کو معلوم ہے کہ اس نے میرے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ اس نے میرا بیس اکیس روپے کا نقصان کیا ہے۔

باقی دارد

مضامین

کذب گوئی

دنیا کے ہر فرقہ و قوم و مذہب کے لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ جھوٹ بولنا کیسے کیسے برے اور خوفناک نتائج پیدا کرتا ہے اسکے واسطے تشریح و ثبوت کی مطلق ضرورت نہیں۔ کتنے ایسے واردات وقوع میں آئے جو گویا زندہ ثبوت کا کام دیتے ہیں۔ لوگ اکثر اس کے عادی ہو جایا کرتے ہیں اور اسی حالت میں لغو کلامی اور کذب گفتگو کو محض معمولی سی چیز سمجھنے لگتے اور جھوٹی باتیں ان کی نظر میں سچی معلوم ہوتی ہیں۔ ایک اور بڑی بات اس میں یہ ہے کہ جھوٹ بولنیوالا شخص ہرگز کسی کی بات کا یقین نہیں کرتا اور اوروں کو بھی اپنی ہی طرح جھوٹا سمجھتا ہے۔ کذب گوئی دنیا کے لوگوں میں اس قدر عام ہوگئی ہے کہ روزمرہ ہر شخص کئی مرتبہ جھوٹ بولتا ہے۔ اگر کوئی اس پہ عذر پیش کرے اور کہے کہ نہیں میں تو شاید ہفتہ میں دو ایک ہی بار جھوٹ بولتا ہونگا۔ تو میں اس پر یہ کہونگا کہ خیر صاحب غالباً آپ جانتے ہونگے کہ جھوٹ بولنا نہ صرف زبان ہی سے ہوتا ہے۔ بلکہ دو اور متفرق طریقوں سے لوگ جھوٹ بولا کرتے ہیں (۱) جھوٹ بولنے سے پہلے لوگ اپنے دل ہی میں اس کے مرتکب ہونے کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور تب جھوٹ بولتے ہیں۔ پس جھوٹ بولنا اول اول اندرونی طور سے دل ہی میں ہوتا ہے۔ سو کیا کبھی یہ سیاہ رو سنگدل کذب آپ کے دل کے اندر نہیں آیا؟ اگر نہیں آیا تو آپ مبارک ہیں اور صد ہا آفرین آپ کو ہو۔ مگر ایک طریقہ جھوٹ بولنے کا اور ہے۔ اور مجھے خوف ہے کہ شاید آپ بھی روزمرہ جھوٹ بولنیوالوں میں شامل ہو جائیں (۲) وہ طریقہ فعل کے وسیلہ سے ہے۔ یعنی اگر کوئی دوست آپ سے کہے کہ برادر من اگر آپ اپنے مقصد کے بر لانے میں کامیاب

ہوجائیں تو آپ فوراً اُسی وقت میرے والد صاحب کے پاس جو کلکتہ میں ہیں چلے جائیں۔ اور اگر آپ اس میں ناکامیاب ہوں تو آپ میرے پاس چلے آویں ہیں کچھ نہ کچھ آپ کی مدد کرونگا۔ مگر یاد رکھئے کہ آپ بغیر کامیاب ہوئے ہرگز میرے والد کے پاس نہ جاویں۔ آپ نے اپنے دوست کی بات کو مان لیا اور وعدہ بھی کیا کہ ہاں میں آپ کی بات مانونگا۔ مگر آپ اپنے ناکامیاب ہونے پر بھی چند فوائد کو اپنے مدنظر رکھکر کلکتہ چلے گئے اور آپ کے کلکتہ جانے پر آپ کے دوست کو یقین ہوگیا۔ کہ آپ کامیاب ہوگئے ہیں۔ مگر اصل میں یہ بات ہی کچھ اور ہے۔ سو آپ آخر کار جھوٹ بولنیوالوں میں شریک ہوئے کہ نہیں؟ اور انسان کئی طرح سے جھوٹ بولتا ہے۔

ناظرین اب آپ کو معلوم ہوگیا کہ انسان قولاً خیالاً اور فعلاً جھوٹ بولتا ہے اور قولاً و فعلاً ہر دو حالت میں خیالاً جھوٹ بولنا ایک ضروری امر ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ یہ جھوٹ بولنے کی اصل بنیاد ہے۔

کذب گوئی لڑکوں میں عام و معام بات ہے وہ اکثر سزا کے خوف سے قصور پوشیدہ رکھنے کیلئے جھوٹ بولا کرتے ہیں جو نادان لڑکے جبکہ ان سے کوئی غلطی ہوتی ہو یا اُنکی بیوقوفی ولاپروائی سے کوئی واردات وقوع ہوتے ہیں تو وہ اپنی بیعزتی و شرم چھپانیکی نیت سے جھوٹ بول بیٹھتے ہیں مگر انکو فوراً ہی معلوم ہوجاتا ہے کہ اُنکے جھوٹ بولنے سے اُنکی ندامت و شرمندگی اور بیعزتی کا دائرہ کستقدر وسیع ہوگیا ہے پس ہوشیار لوگ اس سے سبق حاصل کرتے اور آئندہ سے کذب گوئی کی بنیاد ہی سے پرہیز کرتے ہیں گو رہے ہفتہ خود مجھے اسکا تجربہ ہوا میں اپنی بیوقوفی کو پوشیدہ رکھنے کیلئے بزدل ہوکر جھوٹ بولا اور چند گھنٹوں تک میں بے چین رہا تو بھی جھوٹ پر مصر رہا کرتا گیا اور جبکہ میں مجبور ہوکر صدق گوئی کا پیرو ہوا تب تک میری خوشی دل کم نہوئی تاہم میرے تھوڑی دیر کے جھوٹ بولنے سے ایک بڑا نقصان ہوا جو شاید مشکل سے پورا کیا جا سکتا ہو شکر ہے ہمارے رہنما کا جسنے کہا کہ راہ و حق و زندگی میں ہوں (یوحنا ۱۴: ۶) اسی سے ہمیں تسلی و تشفی ہے اور ہم اُسی نبی کی مدد سے اس جہان چند روزہ میں خوشی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ راقم آپکا نیازمند فلپ جون۔ بی۔ اے۔ مس بانکی پور

شعر و سخن

خداوند مسیح کی گلیم

از قلم حکیم میر کریم الدین برق۔ مٹھا ٹوانہ۔ بورڈ سکول۔ ضلع شاہپور

ماں کی جھولی سے یہ بہتر ہے گلیم۔
گر سمجھنے کو ملے طبع سلیم۔

اس میں ہیں طوفان عصیاں کے چلے
پاک روحوں کی چلے اس میں نسیم

سوچنا ہے خوب ان نکتوں کو اب
مرد ِدانا کو یہ ہے کار ِعظیم۔

ہے شفاعت کا سُخن اس میں بھرا
عقل کو پھیرے اگر کوئی کلیم

خلم کی عادت نہیں اچھی کبھی۔
ہم کو ہونا چاہئے ہر دم رحیم۔

آگ کی لہریں بھری جھولی میں ہیں
دامن عیسیٰ میں ہے جنت نعیم

ہے بلاتا کیسی اُلفت سے مسیح
چھوڑ دیں گر دل سے ہم فعل ذمیم

ماں کی ہے ساری محبت بس بھری
زہر کو پرورد کرے وہ کریم۔

جنت ابدی کی خواہش کیسے ہو۔
ورغلاتا ہے جو شیطان رجیم

ماں کی جھولی کی نہ پرواہ کر تو برق
ہو نہ ایسا دیکھ پاوے تو جحیم ٭

٭ دوزخ کو کہتے ہیں۔

انتخاب الاخبار

گولی لگ کر بھی موت نہ آئی

اسنگرو ریاست جیند میں چند معزز آدمی شکار کھیل رہے تھے۔ کہ ایک طالبعلم کے سینہ میں گولی لگی۔ طالب علم سینہ پر شاہ جارج میڈل نامی تمغہ پہنے ہوئے تھا۔ گولی تمغہ پر لگی جس سے تمغہ سینہ میں گھس گیا۔ اور گولی اچٹ کر دور جا پڑی۔ طالبعلم زندہ ہے۔ سچ ہے۔ جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔

(راجپوت گزٹ)

چور سے سرکاری وکیل

ممالک متحدہ امریکہ کے ایک ضلع میں ایک شخص جنگز نامی سرکاری وکیل منتخب ہوا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ میں اعلیٰ آسامیاں نامزدگی سے نہیں بلکہ انتخاب سے پر ہوتی ہیں۔ اس شخص کے متعلق حیرت انگیز بات یہ ہے کہ کسی زمانہ میں وہ ڈاکوؤں کے گروہ میں شامل ہوکر چلتی گاڑیوں کو لوٹا کرتا تھا۔ آخر گرفتار ہوا اور دس سال کی سزا پائی۔ امریکن پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اُسے معاف کردیا۔ اور اُس نے نیک وسائل سے معاش پیدا کرنے کا قصد کرکے اپنے شہر کے لوگوں کو نیک چلنی سے قایل کردیا۔ اور وہ چھ اُمیدواروں کے مقابلہ میں کامیاب ہوا

(راجپوت گزٹ)

بندروں کو انسانی بولی سکھانے کی کوشش

اس سوال کو حل کرنے میں کئی عالم فاضل لگے ہوئے ہیں۔ اور مسٹر گارنر نامی ایک بزرگ

فاضل نے مدت مدید تک لق و دق جنگلوں میں رہ کر جو بن مانسوں کو کہا ہے اُن کو وہ انسانی زبان کے دو لفظ سکھانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مسٹر اے۔ بی ہیل نامی ایک پروفیسر وہ بن مانسوں کو انسانی زبان سکھا رہے ہیں۔ جو پاپا اور ماما یعنی باپ اور ماں دو انگریزی لفظ بول سکتے ہیں۔ خبر ہے کہ اب پروفیسر موصوف اُن کو حروف تہجی پڑھا رہے ہیں۔ (ر)

چور بھی اور پروفیسر بھی

پروفیسر جیکب امریکہ کا ایک مشہور سائنسدان ہے۔ جس نے برقی قوت پر کئی مستند کتابیں لکھکر علمی دنیا پر اپنی قابلیت کا سکہ بٹھایا ہے۔ حال میں یہ راز ظاہر ہوا ہے۔ کہ آپ اعلیٰ درجہ کے عالم ہونے کے علاوہ نقب زن چور بھی ہیں۔ آپ نے اپنی زبان سے اس جرم کا اقرار بھی کر لیا ہے۔ شکاگو میں آپ ایک کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں۔ اس مکان کی جب تلاشی لی گئی۔ تو جواہرات اور دیگر قیمتی اشیاء سے آپ کا مکان آراستہ پایا گیا۔ اس تمام مال کی قیمت کا اندازہ ساٹھ ہزار پونڈ یعنی نو لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔ پروفیسر صاحب سے جب پوچھا گیا۔ کہ آپ نے یہ چیزیں کہاں سے لیں تو آپ نے جواب دیا کہ میں پاگل ہوں مجھے چوری کرنے کا خبط ہے۔ پروفیسر صاحب کے ڈاکٹر نے بھی شہادت دی کہ ان کے خاندان میں پاگل پن ایک موروثی بیماری ہے۔ یہ بیماری ہو یا چوری کرنے کا ایک مجرمانہ میلان۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ پروفیسر صاحب نے چوری کے فن میں کمال کر دیا۔ (ر)

حادثہ ریلوے

مورخہ ۷ ستمبر کو فیروزپور لائن کی گاڑی نمبر ۱۲ جو فیروزپور سے لودیانہ کو آ رہی تھی۔ اور جب وہ پڑاؤ منڈ اور جیت وال کے درمیان اپنی پوری طاقت سے چل رہی تھی۔ ایک بڑھیا دروازہ کے کھل جانے سے نیچے گر پڑی۔ گارڈ مسٹر گلبرٹ اور سیکنڈ گارڈ سید عباس حسین نے دیکھکر دیکم کو کھینچکر گاڑی کو ٹھہرایا۔ اور اس بڑھیا کو گاڑی پر سوار کر کے بدووال کے سٹیشن پر اُس کے رشتہ داروں کے حوالہ کر دیا۔ بڑھیا کے ماتھے پر سخت چوٹ آئی ہے ملازمان ریلوے کو ایسا ہی ہوشیار رہنا چاہئے۔ (نامہ نگار)

اُڑتے اُڑتے تصاویر اُتارنا

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سپیلین نے جو ہوائی جہاز میں پرواز کرنے کے ماہر ہیں اپنے ہمراہ ہوائی جہاز میں ایک فوٹوگرافر کو بٹھا کر ایک غرق شدہ جہاز کا فوٹو لینے کے لئے پرواز کی۔ جہاز ہوا میں سطح سمندر سے کچھ بلندی پر تیرتا جا رہا تھا۔ اور تصویر اُتارنے کا آلہ لئے فوٹوگرافر بیٹھا تھا۔ جہاز نے کئی چکر سمندر کے اس مقرر حصے کے گرد لگائے۔ جس میں جہاز کے حصے تیرتے پھرتے تھے۔ یا ڈوبے ہوئے سطح آب سے باہر نظر آتے تھے۔ ہر چکر میں جہاز اُن کے نزدیک پہونچتا گیا۔ آخری چکر میں جو عکس لئے گئے وہ زیادہ نفیس تھے۔ اس جہاز نے ۲۵-۳۰ میل کا آخری چکر ۵ منٹ میں ختم کیا اور اس عرصہ میں عکس لئے گئے تھے۔ اُڑنے میں عکس لینا نہایت کمال ہے آجکل اہل مغرب ہر بات میں کمال دکھا رہے ہیں۔ اہل ہند کو ان باتوں میں اُنکی تقلید کرنی چاہئے نہ کہ پوشاک وغیرہ میں۔

(ر۔گ)

گھڑی کی گھڑی باورچیخانہ کا باورچیخانہ

تھوڑا عرصہ ہوا کہ پیرس میں کھلونوں کی ایک نمائش ہوئی تھی۔ جس میں چند نایاب کھلونے دکھائے گئے تھے۔ ان میں ایک ٹائم پیس بھی تھی۔ جس میں الارم لگا ہوا ہے اسکے علاوہ اس میں ایک ایسا پیچ لگا ہوا ہے۔ جس کے باعث اُس کے پاس رکھا ہوا گیس کا لیمپ بھی گھڑی کے بجنے میں روشن ہو جاتا ہے۔ وہ لیمپ ایک انگیٹھی میں لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور انگیٹھی کے اوپر دیگچی میں آلو ابالنے کے لئے ڈالدیئے جاتے ہیں۔ یا کوئی اور چیز پکنے کے لئے ڈالدی جاتی ہے۔ لیمپ کے روشن ہوتے ہی وہ اُبلنے یا پکنے لگتے ہیں اسی طرح جب تک گھڑی کا مالک سو کر اُٹھے اور ضروریات سے فارغ ہو کھانا تیار ہو جاتا ہے۔

(ر۔گ)

کشتی کی تباہی

پچھلے منگلوار کو قریباً ۵۰ ہندو نوجوان بسین کے پاس کی نہر گاہ میں سیر و تفریح کے لئے کشتی پر سوار ہوئے تھوڑی دیر کے بعد اُنہوں نے لائٹ ہوس کی طرف رُخ کیا۔ لیکن اچانک کشتی ایک پہاڑی سے ٹکرائی اور پانی میں ڈوبنی شروع ہوئی۔ تیراک چار ہاتھ مار کر نکلگئے اور تھوڑی دیر کے بعد ایک چھوٹی مچھلیاں پکڑنے کی کشتی اُن کی مدد کو پہونچی اور ۳۲ کو زندہ بچا لیا۔ باقی ۱۸ آدمیوں کا کچھ پتہ نہیں۔ تمام رات کی تلاش کے بعد ایک لاش بھی نہ ملی۔ (آریہ گزٹ)

مسافروں کو لوٹنے کا عجیب ڈھنگ

[illegible]

ریلوے میں چند ہی روز میں وہ کیس ایسے ہوئے ہیں جن سے بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے یعنی مسافروں کو رستے میں کوئی ایسی چیز کھلائی جاتی ہے جس سے وہ بیہوش ہو جاتے ہیں اور اُنکا مال و اسباب غائب ہو جاتا ہے۔ ریلوے پولیس بڑی سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔ مگر ابھی تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ (پرکاش)

دیگر کتب

حل مشکلات { پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر+

تحقیق بائبل { مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب-۴۰ر+

طالبان حق { کیپٹن فیر صاحب ڈی-ڈی-۹ر+

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۲پائی
رومن اردو	″	۲پائی
گورمکھی	″	۲پائی
بچوں کی پرورش	″	۱ر
تواریخ بائبل	″	عہر
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	۱ر
گورمکھی	″	۱ر

۱-اسلام میں مسیح	۱ر	۴-وشنو کے دس اوتار	۲ر
۲-ینابیع القرآن	۳ر	۵-آواگون یا آئندہ زندگی	۱ر
۳-بائبل یا قرآن	۱۰ر	۶-تناسخ کا کھنڈن	۲ر

۷-سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ م

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲-تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر و ۶ر+

۳-دولت لازوال اردو ۳ر-۵ر-۸ر

رومن اردو ۸ر+

۴-عزت بے مثال اردو ۳ر-۵ر-۸ر

رومن اردو ۸ر+

۵-اصلاح اخلاق ۴ر+

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر+

۷-شادی کی بابت خیالات ۱ر+

۸-سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی+

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی+

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جوکہ سنہ ۱۸۵۵ء میں چھپی تھی-پادری-ای-ایم ویری صاحب ڈی-ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے-تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی-اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں-یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو-بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو-قیمت فی جلد عہر+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی یا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہی-اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہی-اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں-تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں-اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے-قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی-نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہی درخواستیں بنام پادری ای-ایم ویری ڈی-ڈی-آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہوجاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہی۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہی قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنیکا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نورشاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماٹرو نمبر ۳ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہی۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہی۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا سے وی پی سے طلب کرسکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق مفید اور فینسی ٹائلیں مارسلز کی رنگین اور لال ٹائلیں و منگلوری نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنیکا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۴۸ کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سوجاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی ترب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہہ گولیاں گالی ہیں مٹی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵٫) ایک سے چھہ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵٫)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لمحہ میں پہاڑ ہوجاتا ہی یہہ دوا لمحہ میں اُسکو پانی کردیتا ہی۔ درد ریاح جیسے پیٹ میں جھٹک ٹیک رگوں میں لہر ہیں۔ کہیں کسی سے جوڑ ہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ درد و غیرہ نصف میں ہو دور ہوجاتا ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھہ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہی اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گئوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بمقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دوشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھہ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرآنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھہ سر اور ہاتھہ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چھڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی محصولڈاک +

ملنیکا پتہ۔ گئوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واٹلی برادرز چھپا